امریکی قانون سازوں کا انتخاب

لورنڈا کیزلونگ

گوکہ امریکی اور دنیا بھر میں لوگ یہ قیاس لگانے میں مصروف ہیں کہ امریکہ کا اگلا صدر کون ہوگا لیکن جس دن صدارتی انتخاب ہوگا اسی دن امریکی ووٹر نئی امریکی کانگریس کا بھی انتخاب کریں گے۔ یہ دو درجاتی قومی قانون ساز ادارہ ہے اور کئی اعتبار سے وہائٹ ہاؤس پر قبضہ کرنے والے شخص کے برابر کی اہمیت کا ادارہ ہے۔ مین کے کولبی کالج میں گورنمنٹ کے پروفیسر ایل سینڈی میسل کا کہنا ہے کہ امریکی آئین کے تحت تشکیل ہونے والی حکومت کے نظام میں فیصلہ کرنے کے عمل میں انتظامی اور قانون ساز شاخیں حصہ دار ہیں اور ایک دوسرے کے لئے مزاحمت اور تدارک کے طور پر بھی کام کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر:

- صدر امریکہ جن مفاہدات پر دستخط کرنا چاہتے ہیں ان کو امریکی کانگریس کے ایوان بالا سینیٹ سے منظوری ملنی لازمی ہے۔
- سینئر وفاقی جج یا کابینہ کے جج کے طور پر وہ کسی کو تقرری دینا چاہیں تو اس کے لئے بھی سینیٹ کی منظوری لازمی ہے۔
- ۱۰۰ رکنی سینیٹ میں دو تہائی اکثریت کی منظوری کے بغیر صدر امریکہ جنگ کا اعلان نہیں کر سکتے۔
- صدر' قانون تک نافذ نہیں کر سکتے، صرف کانگریس میں پیش ہو کر منظور ہو جانے والے قانون پر دستخط کر سکتے ہیں۔
- اور اگرچہ صدر قوانین کے خلاف حق تنسیخ کا استعمال کر سکتے ہیں لیکن کانگریس کے ممبران اس حق تنسیخ کو مسترد کر سکتے ہیں اور انہیں خاطر خواہ ووٹ حاصل ہوں تو وہ ایسے قوانین منظور کرا سکتے ہیں۔

اقتدار کے غلط استعمال پر قابو پانے کے لئے تیسرا طریقہ عدالتی شاخ فراہم کرتی ہے۔ امریکی جمہوریہ کے بانیوں نے جن چیزوں پر خاص طور سے دھیان دیا تھا ان میں اقتدار کے غلط استعمال کی روک تھام شامل تھی۔ جس وقت آئین لکھا جا رہا تھا اس وقت ملک نے مطلق العنان شاہ برطانیہ اور پارلیمنٹ سے آزادی حاصل کی تھی۔ پارلیمانی نظام میں چیف ایگزیکیوٹیو کو قانون ساز ادارے کی اکثریت منتخب کرتی ہے۔ لیکن امریکی عوام صدر/نائب صدر کو کامیاب بنانے کے لئے الگ سے ووٹ دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سینیٹ کا ممبر ہوتا ہے اور دوسرا ایوان نمائندگان کا۔ مقابلہ کرنے والے ان تمام امیدواروں کے نام ایک ہی بیلٹ پیپر پر چھاپے جاتے ہیں۔ ایسے میں ووٹروں کو یہ آسانی حاصل رہتی ہے کہ وہ دو یا دو سے زائد سیاسی پارٹیوں کے امیدواروں یا آزاد امیدواروں کو منتخب کریں۔

میسل کا کہنا ہے کہ "کانگریس کے ممبران دوبارہ انتخاب لڑنے کے لئے پارٹی لیڈروں کے محتاج نہیں ہوتے اور اکثریتی پارٹی کے موقف سے اختلاف کرنے کی صورت میں اپنے اپنے حلقوں کے مفادات کے لئے ووٹ دے کر اس آزادی کا اظہار کرتے ہیں، لیکن اگر پارٹی کی پالیسی کے خلاف ان کا رویہ زیادہ باغیانہ ہوا تو" کانگریس میں ان کا اثر جاتا رہتا ہے۔ جبکہ اپنے ووٹر کی مدد کے لئے انہیں اس کی سخت ضرورت رہتی ہے۔"

نئی دہلی میں جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے اسکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز کے پروفیسر ایم سلیم قدوائی کا کہنا ہے کہ "امریکی قانون ساز ادارہ جو کہ کانگریس کہلاتا ہے، بہت فعال اور نمائندہ ادارہ ہے اور اسے ہندستان کے بیشتر قانون ساز اداروں سے زیادہ خود مختاری حاصل ہے۔" انہوں نے کہا کہ "امریکہ میں پالیسی سازی میں کانگریس اہم رول نبھاتی ہے۔ اس لئے امریکہ کے ساتھ قریبی اور اسٹریٹیجک تعلقات رکھنے والے ملکوں جیسے کہ ہندستان کے لئے یہ الیکشن بڑی اہمیت کا حامل ہے۔"

اس سال ۴ نومبر کو جو عام انتخاب ہوگا اس سے کانگریس کی ۴۷۰ سیٹیں پُر کی جائیں گی۔ اس میں پورا ایوان نمائندگان شامل ہے، جس میں نشستوں کی تعداد ۴۳۵ ہے۔ موجودہ ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک ممبروں کی سیٹوں کی تعداد ۲۳۶ یعنی ۵۴.۲ فیصد ہے، یعنی انہیں اکثریت حاصل ہے اور ری پبلکن پارٹی کے ممبروں کے پاس ۱۹۹ سیٹیں ہیں۔

امریکی کانگریس کے انتخابات میں عموماً برسر اقتدار لوگوں کی کارگزاری اچھی ہوتی ہے لیکن ان حلقوں میں انتخابی جنگ دیکھنے کے لائق ہوگی جن کے موجودہ نمائندے اس بار سبکدوش ہو رہے ہیں یا وہ سیٹیں جن کو پُر کرنے کے لئے کسی امیدوار کو حال ہی میں نامزد کیا گیا ہے جو کہ کسی کی موت یا دیگر اسباب کی بنا پر خالی ہوئی ہیں۔ سینیٹ کے الیکشن کے نتائج سنسنی خیز ثابت ہو سکتے ہیں۔ سینیٹ کی سیٹیں ڈیموکریٹک اور ری پبلکن ممبروں میں برابر برابر بٹی ہوئی ہیں۔ دونوں کے پاس ۴۹-۴۹ سیٹیں ہیں۔ دو آزاد ممبر ہیں۔ واضح قبضہ دونوں پارٹیوں میں سے کسی کا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ری پبلکن پارٹی کو زیادہ نقصان ہو سکتا ہے کیونکہ جن سیٹوں پر الیکشن ہو رہا ہے ان میں سے ۲۳ ری پبلکن پارٹی کے قبضہ میں ہیں اور ۱۲ پر ڈیموکریٹک نمائندوں کا قبضہ ہے۔

آئین سازوں کی خواہش تھی کہ ایوان نمائندگان کے ممبروں کی تعداد ان کے حلقوں کے لوگوں کی تعداد کے قریب رہے۔ اس لئے انہوں نے مقابلتاً زیادہ بڑا ایوان بنایا اور مساوی سائز کی آبادیوں کی نمائندگی کرنے والے اراکین کی تعداد طے کی۔ یہ اضلاع گروپ کی شکل میں ریاست بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر الاسکا کی آبادی کم ہے اس لئے ایوان میں اس کی صرف ایک سیٹ ہے۔ کیلی فورنیا سب سے زیادہ گھنی آبادی والی ریاست ہے اس کے پاس ۵۳ سیٹیں ہیں۔ اس سے اس سنہری ریاست کو کافی طاقت ملتی ہے۔

لیکن سینیٹ میں کیلی فورنیا کے پاس صرف دو ووٹ ہیں۔ ٹھیک جس طرح سے چھوٹی سی ریاست رہوڈ کے پاس دو ہی ووٹ ہیں۔ جمہوریت کے بانیوں کو اندیشہ تھا کہ زیادہ گنجان آبادی والی ریاستیں ایسی پالیسیاں نافذ کر سکتی ہیں جو کہ چھوٹی ریاستوں کے مفادات کے برخلاف ہوں۔ وہ چاہتے تھے کہ سینیٹ میں ہر ریاست کی برابر کی آواز ہو۔ اس کے علاوہ سینیٹ کے ممبروں کو زیادہ طویل میعاد دی گئی تاکہ وہ معاملات کی طرف زیادہ تن دہی اور دل جمعی سے توجہ دے سکیں اور فکر مندی کے ہنگامی معاملات کے بہاؤ میں آنے سے گریز کریں۔

میسل کا کہنا ہے کہ "یہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ عام بھی ہے کہ ایک سیاسی پارٹی ایوان صدر پر قابض ہو اور دوسری پارٹی کا کنٹرول کانگریس یا دونوں ایوانوں پر ہو۔" اس کا مطلب یہ ہوا صدر امریکہ اور امریکی کانگریس کے لیڈران اکثر نئے قوانین بنانے یا اہم فیصلہ کرنے کے لئے آپس میں اتفاق رائے کرتے ہیں۔ بیشتر صورتوں میں اس سے آنے والے دنوں میں امریکی پالیسی کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔

سلیم قدوائی نے کہا کہ "کانگریس میں اگر حمایت میں جانبداری کا مظاہرہ ہو تو کوئی صدر کامیاب نہیں ہو سکتا (جان) میک کین ہوں یا (بارک) اوباما صدر کو دونوں ایوانوں کے تعاون کی ضرورت ہوگی۔"

حالات کی نگرانی کا کام موثر انداز سے کرنے کے لئے کانگریس کچھ کام ایوان کی کمیٹیوں کے ذمہ سونپ دیتی ہے۔ یہ قانون ساز ذیلی تنظیمیں ہیں جن کو امریکی عوام کے لئے اہمیت کے حامل کسی واحد معاملہ کی واقفیت میں مہارت ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک امریکی سینیٹ کمیٹی برائے خارجہ تعلقات ہے جس کے سربراہ فی الحال جوزف آر. بیڈن جونیئر ہیں۔ وہ ڈیموکریٹ ہیں۔ یہ سینیٹ کی قدیم ترین کمیٹیوں میں سے ایک ہے اور امریکہ کی خارجہ پالیسی کی صورت گری میں اہم رول نبھاتی ہے۔ یہ کمیٹی محکمہ خارجہ، یو ایس ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقیات، میلینیم چیلنج کارپوریشن، اور پیس کور کی نگرانی کرتی ہے۔ اسی کمیٹی نے ڈیوڈ سی. ملفورڈ کو سفیر امریکہ بنا کر ہندستان بھیجنے کے لئے صدر جارج ڈبلیو بش کی تجویز کو منظوری دی تھی۔

۳۰ مئی کو وسکونسن سے منتخب سینیٹ کے نمایاں ڈیموکریٹک رکن روس فن گولڈ خارجہ تعلقات کمیٹی کی طرف سے ہندستان کے دورے پر آئے۔ دیگر ممبران سینیٹر بیڈن، سینیٹر جان کیری اور سینیٹر چک ہیگل سال رواں کے اوائل میں ہندستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ یہ کمیٹی دہشت گردی کے خلاف جنگ، اقتصادی ترقی اور نیوکلیائی ٹکنالوجی کی ترسیل جیسے موضوعات سے نمٹتی ہے۔

حکومت کی انتظامی شاخ سے تعلق رکھنے والے ممبروں جیسے کہ وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس پر لازم ہے کہ ان سے جب بھی درخواست کی جائے وہ کانگریس میں حاضری دیں اور سوالوں کے جواب پیش کریں۔ آئین کا تقاضہ یہ ہے کہ خود صدر اپنے "اسٹیٹ آف یونین" خطاب میں ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس میں سالانہ رپورٹ دیں۔

اس مضمون میں امریکی محکمہ خارجہ کے بیورو آف انٹرنیشنل انفارمیشن پروگرام، ایرون شوارٹز اور لیزا سیونارسکی ڈی ہریرا سے حاصل کی گئی معلومات سے فیض اٹھایا گیا ہے۔

امریکی کانگریس دو ایوانوں پر مشتمل ہے

سینیٹ جسے ایوان بالا کہتے ہیں۔

- اس میں ۱۰۰ ممبران ہوتے ہیں، ہر ریاست کے دو نمائندے۔
- میعاد کار ۶ سال کی ہوتی ہے۔
- ایک تہائی ممبران سینیٹ ہر دو سال کے بعد الیکشن کا سامنا کرتے ہیں۔

ایوان نمائندگان جسے ایوان زیریں کہا جاتا ہے۔

- اس میں ۴۳۵ ووٹ دینے کے حقدار ممبر ہوتے ہیں۔ یہ بیشتر مساوی آبادی کے اضلاع کے نمائندے ہوتے ہیں۔
- ان کی میعاد کار دو سال کی ہوتی ہے۔
- ہر دو سال کے بعد ان کا الیکشن ہوتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے:

امریکی ایوان نمائندگان
www.house.gov/

امریکی سینیٹ
http://senate.gov/

انتخاب کے لئے سینیٹ کی نشستیں،

- دو بر سر عہدہ ری پبلکن
- بر سر عہدہ ری پبلکن
- سبکدوش ہو رہے ری پبلکن

۱۰۰ نشستوں میں ۳۵ پر انتخابات

حالیہ

۴۹ ری پبلکن
۴۹ ڈیموکریٹ
۲ آزاد

- بر سر عہدہ ڈیموکریٹک
- انتخابات نہیں

ایوان نمائندگان

سبھی ۴۳۵ نشستوں کے لئے انتخابات

حالیہ